آزمائش، صبر اور دُعا
از قلم:
محمد ذوالقرنین الحنفی الماتریدی البریلوی

موضوعات

آزمائش قرآن واحادیث کی روشنی میں

صبر کی اہمیت و تلقین قرآن وحدیث کی روشنی میں

دُعا قرآن واحادیث کی روشنی میں

آزمائش قرآن واحادیث کی روشنی میں

آزمائش یا امتحان اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کی تربیت وپرورش ہے، آزمائش سے اللہ تعالیٰ بندوں میں صبر و تحمل پیدا کرتا ہے اور پریشانیوں میں صبر سے کام لیتے ہوئے مشکلات کو حل کرنے کا درس دیتا ہے۔

آزمائش قرآن مجید کی روشنی میں:

اللہ نے ایک مقام پر انسانوں کو پیدا کرنے کا سبب ہی یہ بتایا ہے کہ ان کا امتحان لیا جائے، جیسا کہ اللہ فرماتا ہے!

"بیشک ہم نے انسان کو ملے جلے نطفے سے امتحان کے لئے پیدا کیا اور اس کو سنتا دیکھتا بنایا"۔

(سورۃ الدھر، آیت نمبر 2)

اللہ اپنے محبوب بندوں کو بھی آزمائش میں ڈالتا ہے کہ اس کا بندہ آزمائش میں صبر کرتا ہے یا اس سے گلہِ شکوہ شروع کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آزمائش کے بارے میں فرماتا ہے کہ !

"بیشک ضرور تمہاری آزمائش ہو گی تمہارے مال اور تمہاری جانوں میں اور بیشک ضرور تم اگلے کتاب والوں اور مشرکوں سے بہت کچھ بُرا سنو گے اور اگر تم صبر کرو اور بچتے رہو (بُرے کاموں سے) تو یہ بڑی ہمت کا کام ہے"۔

(سورۃ آل عمران، آیت نمبر 186)

ایک مقام پر اللہ فرماتا ہے !

"تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہی ہیں، اور بہت بڑا اجر ہے اللہ کے پاس"۔

(سورۃ التغابن، آیت نمبر 15)

ان آیات میں اللہ نے انسان کی اپنی جان،اس کے مال،اور اولاد کو انسان کے لئے آزمائش کہا ہے کہ یہ سب بھی اللہ کی طرف سے آزمائش ہیں۔

انسان کی اپنی جان آزمائش اس طرح ہے کہ اگر کبھی انسان کی اپنی جان پر کوئی مصیبت پہنچتی ہے یا مشکل آتی ہے تو کیا وہ صبر سے کام لیتا ہے یا اللہ سے گلے شکوے شروع کر دیتا ہے۔

اور انسان کا مال آزمائش اس طرح ہے کہ اللہ نے جو مال اور نعمتیں دی ہیں کیا اس کے ملنے پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے یا اس کو اپنے علم و محنت کا پھل کہتا ہے اور جب مال چھین لیا جائے تب صبر سے کام لیتا ہے یا رونا دھونا شروع کر دیتا ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے !

"انسان کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں پکارنے لگتا ہے اور پھر جب ہم اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا فرمادیں تو کہنے لگتا ہے کہ یہ تو محض

میرے علم کی وجہ سے دیا گیا ہے، بلکہ یہ تو آزمائش ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ بے علم ہیں"۔

(سورۃ الزمر، آیت نمبر 49)

اور انسان کی اولاد اس کے لئے آزمائش اس طرح ہے کہ اولاد نہ ملنے پر اللہ کے فیصلے پر صبر کرتا ہے یا گلے شکوے شروع کر دیتا ہے اور اگر اللہ کی طرف سے بیٹا ملے تو کیا اللہ کا شکر ادا کرتا ہے یا تکبر کرتا ہے اور اگر بیٹی عطا کی جائے تو کیا اللہ کی رحمت سمجھ کر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے یا مایوس ہو جاتا ہے؟ اور اگر زندگی میں ہی اولاد چھین لی جائے تب بھی اللہ کا حکم سمجھ کر صبر کرتا ہے یا واویلا شروع کر دیتا ہے۔

اور اگر انسان ان سب آزمائشوں میں صبر سے کام لیتے ہوئے کامیاب ہو جائے تو اللہ فرماتا ہے!

"اس کے لئے بہت بڑا اجر ہے اللہ کے پاس"۔

(سورۃ التغابن، آیت نمبر 15)

اللہ تعالیٰ ہر بندے کی آزمائش کرتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے!

"ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے ،اور ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں برائی (مصیبت و مشکل) و بھلائی (نعمتیں عطا کرنے) سے تا کہ تم کو جانچیں اور ہماری ہی طرف تمہیں لوٹ کر آنا ہے"۔

(سورۃ الانبیاء، آیت نمبر 35)

ایک مقام پر اللہ فرماتا ہے! "کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ کہتے ہیں ہم ایمان لائے،اور ان کی آزمائش نہ ہو گی،اور بیشک ہم نے ان سے اگلوں کو جانچا تو ضرور اللہ سچوں کو دیکھے گا اور جھوٹوں کو دیکھے گا"۔

(سورۃ العنکبوت، آیت نمبر 2،1)

ان آیات میں اللہ فرماتا ہے ہم ہر انسان کی آزمائش کریں گے اس کو مشکلات میں مبتلا کر کے یا اس کو بے شمار نعمتیں عطا کر کے ،اور جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور ہمارے لئے اتنا کافی ہے اور ہماری آزمائش نہ ہو گی تو وہ غلط گمان کر رہے ہیں، ہم ان سب کو آزمائیں گے کہ سچے ہیں یا جھوٹے اس بات میں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم کامل مومن ہیں۔

ایک مقام پر اللہ اس آزمائش کے بارے میں فرماتا ہے !

"اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھولوں کی کمی سے اور (اے نبیؐ) خوشخبری سنا دو ان صبر کرنے والوں کو"۔

(سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 155)

اس آیت میں اللہ نے بتایا ہے کہ ہم انسان کو ڈر، بھوک، مال کی کمی، جان کی کمی اور پھلوں کی کمی سے بھی آزمائیں گے، یعنی انسان کو اللہ بھوک پیاس

سے بھی آزماتا ہے، اس کے مال میں کمی وزیادتی کر کے بھی آزماتا ہے اور اس کی جان کو مشکلات میں ڈال کر یا نعمتیں عطا کر کے بھی آزماتا ہے۔

یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رکھی جائے کہ کسی پر اس کی طاقت سے زیادہ مشکل نہیں آتی جیسا کہ اللہ فرماتا ہے!

"اللہ کسی جان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ (آزمائش) نہیں ڈالتا"۔

(سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 286)

آزمائش احادیث کی روشنی میں:

قرآن مجید کے ساتھ ساتھ احادیث میں بھی آزمائش کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے کہ انسانوں پر اللہ کی طرف سے مختلف آزمائشیں آتی ہیں۔

آزمائش ایمان کے مطابق آتی ہے:

نبی ﷺ سے پوچھا گیا سب سے سخت مصیبت کس پر آتی ہے؟ نبیؐ نے فرمایا! ''نبیوں پر، پھر جوان کے بعد سب سے افضل ہیں، پھر جوان کے بعد افضل ہیں، بندے پر اس کے دین کے مطابق آزمائش آتی ہے، اگر اس کا دین و ایمان مضبوط ہو تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے، اور اگر اس کا دین و ایمان کمزور ہو تو اس پر آزمائش بھی اُسی مطابق آتی ہے، بندے پر آزمائش آتی رہتی ہے، حتیٰ کہ اسے ایسا کر کے چھوڑتی ہے کہ وہ زمین پر چل پِھر رہا ہوتا ہے اور اس پر کوئی گناہ (باقی) نہیں ہوتا''۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر 4023)

یعنی مومن کو اللہ آزمائش میں ڈالتا ہے تاکہ جب وہ اللہ سے ملاقات کرے تو اُس پر اُن آزمائشوں کی وجہ سے گناہ باقی نہ رہیں، اور اس حدیث سے ہمیں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ بندے پر آزمائش اس کے ایمان کے مطابق آتی ہے اگر بندہ کامل مومن ہو تو اس پر آزمائشیں بھی اُتنی ہی سخت آتی ہیں۔

ایک مقام پر نبی ﷺ نے ایسے لوگوں کے اجر کے بارے میں ارشاد فرمایا جن کو آزمائشوں میں مبتلا کیا گیا تھا، نبیؐ نے فرمایا!

"جب قیامت کے دن ایسے لوگوں کو ثواب دیا جائے گا جن کی دنیا میں آزمائش ہوئی تھی تو اہل عافیت (جن کی بخشش ہو چکی ہو گی) خواہش کریں گے کاش دنیا میں ان کی (یعنی ہماری) کھالیں قینچیوں سے کتری جاتیں"۔

(جامع ترمذی، حدیث نمبر 2402)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں کو دنیا میں آزمائشوں میں مبتلا کیا گیا ہو گا ان کا اجر اس قدر زیادہ ہو گا کہ باقی لوگ خواہش کریں گے کہ کاش ہماری کھالیں قینچیوں سے کاٹ دی جاتیں اور ہم صبر کرتے تو ہمیں بھی اتنا ہی اجر ملتا۔

نبیؐ نے اپنی امت کی آزمائش کے بارے میں فرمایا!

"ہر امت کی آزمائش کسی نا کسی چیز میں ہے اور میری امت کی آزمائش مال میں ہے"۔

(جامع ترمذی، حدیث نمبر 2336)

یعنی نبیؐ کی امت کے زیادہ تر لوگوں کی آزمائش مال میں ہے کہ کچھ لوگوں کے پاس مال کی فراوانی ہے اور کچھ لوگوں کے پاس مال کی کمی ہے۔

آزمائش میں اللہ کی رضا:

نبیؐ نے ارشاد فرمایا!

"زیادہ ثواب بڑی آزمائش کا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو ان پر آزمائش ڈالتا ہے، جو راضی رہے اسے رضا ملے گی اور جو ناراض ہو، اسے ناراضی ملے گی"۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر 4031)

اس حدیث سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جب کسی سے محبت کرتا ہے تو اسے آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے، اگر وہ بندہ اللہ کی رضا پر راضی رہے اور صبر کرے تو اللہ اس سے راضی ہو جاتا ہے لیکن اگر وہ بندہ ناراض ہو جائے اور مصیبت پر رونا دھونا شروع کر دے تو اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔

عورتیں صبر نہیں کرتیں:

نبی ﷺ نے ایک مقام پر ارشاد فرمایا!

"فساق (فاسق /نافرمان کی جمع) ہی دراصل جہنمی ہیں، کسی نے پوچھا یارسول اللہ، فساق سے کون لوگ مراد ہیں ؟ فرمایا خواتین، پوچھا گیا، یارسول اللہؐ کیا خواتین ہماری مائیں، بہنیں اور بیویاں نہیں ہوتیں ؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں، لیکن بات یہ ہے کہ انہیں جب کچھ ملتا ہے تو شکر نہیں کرتیں اور جب مصیبت آتی ہے تو صبر نہیں کرتیں"۔

(مسند احمد، حدیث نمبر 15616)

اس جگہ نبیؐ نے عورتوں کی اکثریت کا ذکر فرمایا ہے کہ بہت ساری عورتیں جہنم میں جائیں گئیں، کیونکہ جب ان کو اللہ اپنی نعمتیں عطا کرتا ہے تو وہ شکر ادا نہیں کرتیں اور جب کوئی مصیبت آتی ہے تو صبر نہیں کرتیں، اور ایسا کر کے اللہ کی نافرمانی کرتی ہیں۔

اور نبیؐ نے مسلمانوں کو آزمائش کی مشقت سے پناہ مانگنے کی تلقین بھی فرمائی ہے کہ اللہ سے آزمائش ختم کرنے کی دُعا بھی کی جائے۔

نبی ﷺ نے فرمایا!

"اللہ سے پناہ مانگو آزمائش کی مشقت سے، بد بختی کی پستی سے، بُرے خاتمے اور دشمن کے ہنسنے سے"۔

(صحیح بخاری، حدیث نمبر 6616)

اس حدیث میں نبیؐ نے چار چیزوں سے پناہ مانگنے کی تلقین فرمائی ہے، پہلی آزمائش کی مشقت سے کہ جب مصیبت سخت ہو جائے، دوسری بد بختی کی پستی سے یعنی کہ ایسی چیزوں سے جو انسان کو ناخوشگوار حالات میں ڈال دیں یہ دنیا کے تمام ترامور ہو سکتے ہیں مال، جان، اولاد، صحت وغیرہ،

تیسری بُرے خاتمے سے یعنی انسان کا اسلام پر نہ مرنا اور چوتھا دشمن کے ہنسنے سے یعنی کہ جب انسان کسی مشکل میں پڑتا ہے تو اس کا دشمن خوش ہوتا ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگنے کی تلقین فرمائی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مقام پر آزمائش کے وقت ایک دُعا بھی سکھائی کہ جو یہ پڑھے گا اس کی آزمائش ختم ہو جائے گی، نبیؐ نے فرمایا!

"کیا میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں کہ اگر تم کسی دنیاوی آزمائش میں مبتلا ہو اور وہ دعا مانگو تو اللہ تمہاری آزمائش ختم کر دے گا؟، آپؐ سے عرض کی گئی: جی ہاں، تو نبیؐ نے فرمایا وہ حضرت یونس علیہ السلام کی دعا ہے "لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین" (سورۃ الانبیاء، آیت نمبر 87)"۔

(مستدرک الحاکم، حدیث نمبر 1864)

اس حدیث میں نبی ﷺ نے حضرت یونس علیہ السلام کی دُعا سکھائی کہ جو کوئی آزمائش میں یہ دُعا پڑھا کرے گا اللہ اس کی آزمائش ختم کر دے گا۔

ایک اور مقام پر نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ دُعا سکھائی:

"لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ، وَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ"۔

(مستدرک الحاکم، حدیث نمبر 1873)

ہمیں چاہیے کہ آزمائش کے وقت صبر سے کام لیں اور اللہ پر بھروسہ رکھتے ہوئے اس کی رحمت کی امید رکھیں، اور آزمائشوں سے پناہ اور یہ دعائیں مانگتے رہیں۔

صبر کی اہمیت و تلقین قرآن وحدیث کی روشنی میں

اللہ کی طرف سے آنے والی مشکلات میں بھی اللہ کو یاد کرنااور اُس کی رضا میں راضی رہنے اور تکالیف میں بھی اُسی پر بھروسہ رکھنا اور مایوس نہ ہونے اور واویلانہ کرنے کو صبر کہتے ہیں۔

اللہ اور اس کے رسول نے ہمیں ہر مشکل و پریشانی میں صبر کرنے کا حکم دیا ہے اور صبر کرنے والوں کے لئے عظیم اجر کا وعدہ کیا گیا ہے۔

صبر کی تلقین قرآن مجید کی روشنی میں:

اللہ تعالیٰ قرآن میں کئی مقامات پر صبر کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے!

"اور صبر اور نماز سے مدد چاہو اور بیشک نماز بھاری ہے مگر ان پر (نہیں) جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں"۔

(سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 45)

ایک مقام پر اللہ فرماتا ہے!

"اے ایمان والوں! صبر اور نماز سے مدد چاہو بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"۔

(سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 153)

ایک اور مقام پر اللہ مومنین کو حکم دیتا ہے کہ!

"اور اگر تم سزا دو (تکلیف پہنچانے والے کو) تو ایسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی گئی تھی اور اگر تم صبر کرو تو بیشک صبر والوں کا صبر سب سے اچھا"۔

(سورۃ النحل، آیت نمبر 126)

ایک مقام پر اللہ اپنے محبوب نبی ﷺ کو ارشاد فرماتا ہے!

"اور اپنے رب کے لئے صبر کیے رکھو"۔

(سورۃ المدثر، آیت نمبر 7)

ان آیات میں اللہ نے مومنین کو مشکل و پریشانی میں صبر کرنے کا حکم دیا ہے، اور ساتھ فرمایا ہے کہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے بھی مومنین کو صبر کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

ایک دن نبیؐ نے اپنے صحابہ کرام کو جمع کر کے فرمایا!

"صبر کرتے رہو یہاں تک کہ اللہ اور اس کے رسول (یعنی مجھ سے) آکر ملو، میں حوض پر ہوں گا"۔

(صحیح بخاری، حدیث نمبر 7441)

اس حدیث میں نبیؐ نے مسلمانوں کو صبر کرنے کا حکم دیا ہے یہاں تک کہ انسان فوت ہو کر قیامت کے دن نبیؐ سے حوضِ کوثر پر جا ملے۔

صبر کی فضیلت قرآن مجید کی روشنی میں:

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کئی مقامات پر صبر کرنے والوں کی فضیلت اور ان کے لئے اجر کا ذکر کیا ہے۔

اللہ ایک مقام پر صبر کرنے والوں کے بارے میں فرماتا ہے!

"اور صبر کرنے والوں سے اللہ محبت کرتا ہے"۔

(سورۃ آل عمران، آیت نمبر 146)

ایک مقام پر اللہ فرماتا ہے!

"بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"۔

(سورۃ الانفال، آیت نمبر 46)

ان آیات میں اللہ فرماتا ہے کہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور صبر کرنے والوں کو اللہ محبوب رکھتا ہے۔

صبر کرنے والوں کا اجر:

صبر کرنے والوں کے اجر کے بارے میں اللہ فرماتا ہے!

"مگر جنہوں نے صبر کیا اور اچھے کام کیے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے"۔

(سورۃ ھود، آیت نمبر 11)

ایک مقام پر اللہ فرماتا ہے!

"اور صبر کرو کیونکہ اللہ نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتا"۔

(سورۃ ھود، آیت نمبر 115)

اور دوسرے کئی مقامات پر اللہ صبر کرنے والوں کے لئے جنت کا وعدہ فرماتا ہے کہ!

"اور وہ جنہوں نے صبر کیا اپنے رب کی رضا چاہنے کے لئے اور نماز قائم

رکھی اور ہمارے دیئے گئے مال سے ہماری راہ میں چھپ کر اور ظاہر کر کے خرچ کیا اور برائی کا بدلہ بھلائی کر کے ٹالتے ہیں، انہیں کے لئے پچھلے گھر کا نفع ہے"۔

(سورۃ الرعد، آیت نمبر 22)

اس آیت میں اللہ مومنین کی صفات کا ذکر کر رہا ہے کہ جو لوگ میری رضا کے لئے صبر کرتے ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں اور میرے دیے گئے مال سے میری راہ میں چھپا کر اور ظاہر کر کے خرچ کرتے ہیں (یعنی بغیر کسی کو بتائے یا لوگوں کو دکھا کر تاکہ لوگوں کے دلوں میں بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا جذبہ پیدا ہو) اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں بلکہ صبر کرتے ہوئے بھلائی سے دیتے ہیں انہیں کے لئے جنت میں عظیم گھر ہیں۔

ایک مقام پر اللہ صبر کرنے والوں کے انعام کے بارے میں فرماتا ہے !

"ان کو جنت کا سب سے اونچا بالا خانہ (گھر) انعام میں ملے گا یہ بدلہ ہے ان

کے صبر کا، اور وہاں دُعا اور سلام کے ساتھ ان کو بلایا جائے گا"۔

(سورۃ الفرقان، آیت نمبر 75)

صبر کرنے والوں کو اللہ نے دوگنا اجر دینے کا وعدہ فرمایا ہے!

"ان کو ان کا اجر دوبالا (دوگنا) دیا جائے گا بدلہ ان کے صبر کا اور وہ بھلائی سے برائی کو ٹالتے ہیں، اور ہمارے دیے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں"۔

(سورۃ لقصص، آیت نمبر 54)

ایک مقام پر فرمایا!

"صبر کرنے والوں کو ہی ان کا اجر بغیر حساب کے دیا جائے گا"۔

(سورۃ الزمر، آیت نمبر 10)

ان تمام آیات میں اللہ نے صبر کرنے والوں کی فضیلت اور ان کے اجر کا

ذکر فرمایا ہے کہ ان کو ان کے صبر کا دوگنا اور بے حساب اجر دیا جائے گا اور جنت میں عظیم گھر عطا کیا جائے گا۔

صبر کا اجر احادیث کی روشنی میں:

قرآن کے ساتھ ساتھ احادیث میں بھی صبر کرنے والے کے لئے بہت زیادہ اجر کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے چند احادیث ہم یہاں نقل کریں گے۔

نبی ﷺ نے فرمایا!

"جس مومن کو دنیا میں کوئی کانٹا چبھتا ہے اور وہ ثواب کی نیت سے صبر کرتا ہے تو اس کی وجہ سے قیامت کے دن اس کی خطائیں کم کر دی جائیں گی"۔

(مسند احمد، حدیث نمبر 9206)

ایک اور مقام پر نبیؐ نے صبر کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا!

"جو مومن لوگوں سے ملتا جلتا ہے اور ان سے ملنے والی تکلیف پر صبر کرتا ہے، وہ اُس مومن سے زیادہ ثواب حاصل کرلیتا ہے جو لوگوں سے ملتا جلتا نہیں ہے اور ان کی طرف سے آنے والی تکلیف پر صبر نہیں کرتا"۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر 4032)

ان احادیث سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جب بندہ کسی بھی مشکل و پریشانی میں صبر کرتا ہے تو اس کے صبر کے بدلہ میں بھی اس کو ثواب ملتا ہے اور قیامت کے دن صبر کرنے والے کے گناہ بھی کم کردیے جائیں گے۔

ایک حدیثِ قُدسی میں نبیؐ نے فرمایا!

"اللہ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! اگر ابتدائے صدمہ کے وقت تو صبر کرے اور حصولِ ثواب کی نیت کرے تو میں تیرے لئے جنت سے کم ثواب پسند نہیں کروں گا"۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر 1597)

اس حدیثِ قُدسی سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اگر بندہ کسی تکلیف و مشکل کے شروع میں ہی صبر کرلے اور ثواب کی نیت رکھے تو اللہ کے ہاں اس کا اجر کم سے کم بھی جنت ہے۔

اس لئے ہمیں چاہیے کہ آزمائش و مشکل میں صبر سے کام لیں اور اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے مشکل حالات میں بھی اللہ سے گلِہ شکوہ نہ کریں اور اس کی رضا میں راضی رہیں،اس کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزاریں اور اس سے ثواب کی امید رکھیں۔

دُعا قرآن واحادیث کی روشنی میں

دُعا کا معنی پکارنے اور التجا کرنے کہ ہیں، کہ انسان اللہ سے کسی چیز کی التجا کرتا ہے کسی چیز کی فریاد کرتا ہے اسے دُعا کہتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات میں دُعا کو بڑی اہمیت حاصل ہے،اللہ اور اس کے رسول نے مسلمانوں کو دُعا کرنے کا حکم دیا ہے،اور اسلامی تعلیمات میں ہمیں یہ بات بتائی گئی ہے کہ اگر انسان عاجزی وانکساری کے ساتھ اللہ سے کسی چیز کی التجا کرے تو اللہ دُعا قبول فرماتا ہے۔

دُعا کا حکم واہمیت قرآن مجید کی روشنی میں:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے!

"اپنے رب سے دُعا کرو گڑگڑاتے ہوئے اور آہستہ،بیشک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں،اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ اس کے سنور نے

کے بعد اور اللہ سے دُعا کرو ڈرتے ہوئے اور طمع (لالچ/بہت زیادہ خواہش) کرتے ہوئے، بیشک اللہ کی رحمت نیکوں کے قریب ہے"۔

(سورۃ الاعراف، آیت نمبر 55،56)

ان آیات میں اللہ نے دُعا کرنے کے آداب بتائے ہیں کہ جب کوئی بندہ دُعا کرئے تو گڑگڑاتے ہوئے دُعا کرئے اللہ کا ڈر اور خوف اس کے دل میں موجود ہو اور طمع کرئے یعنی اللہ سے پوری امید کے ساتھ جو چاہے وہ مانگے اور دُعا آہستہ مانگے کہ دُعا کرتے ہوئے شور اور واویلا نہ کرئے۔

آہستہ دُعا مانگنا دُعا کے آداب میں سے ہے اور اس کی فضیلت بھی بہت ہے،

ایک مقام پر اللہ فرماتا ہے!

"یاد کرو اپنے رب کی اس رحمت کو جو اس نے اپنے بندے زکریا پر کی ،جب اس نے اپنے رب کو آہستہ پکارا"۔

(سورۃ مریم، آیت نمبر 2،3)

اس جگہ اللہ نے آہستہ دُعا کرنے کی فضیلت کا ذکر فرمایا کہ میں نے حضرت زکریا علیہ السلام پر رحمت نازل کی جب اس نے مجھے آہستہ پکارا۔

اور بھی کئی مقامات پر اللہ نے دُعا مانگنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔

اللہ فرماتا ہے!

"اور تمہارے رب نے فرمایا ہے مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا بیشک جو میری عبادت سے اونچے کھینچتے (تکبر کرتے) ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہو کر"۔

(سورۃ مومن، آیت نمبر 60)

ایک اور مقام پر اللہ فرماتا ہے!

"اور جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو دُعا میں محنت کرو"۔

(سورۃ الشرح، آیت نمبر 7)

ان دو مقامات پر اللہ فرماتا ہے کہ مجھ سے دُعا مانگو میں قبول کروں گا،اور جو لوگ میری عبادت کرنے سے تکبر کرتے ہیں وہ جہنم میں جائیں گے،اور نماز کے بعد مجھ سے دُعا مانگنے میں محنت کرو کہ میرا ذکر کرو اور مجھ سے پوری امید و یقین کے ساتھ دُعا مانگو۔

دُعا کی قبولیت قرآن کی روشنی میں:

جس طرح اللہ نے قرآن میں دُعا مانگنے کا حکم ارشاد فرمایا ویسے ہی اللہ نے دُعا کی قبولیت کا ذکر بھی فرمایا ہے۔

اللہ فرماتا ہے!

"اور اے محبوب ﷺ جب تم سے میرے بندے پوچھیں تو تم فرماؤ میں قریب ہوں،دُعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی،تو انہیں چاہیے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ راہ پائیں"۔

(سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 186)

ایک اور مقام پر فرمایا!

"اور دُعا قبول فرماتا ہے ان کی جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے، اور انہیں اپنے فضل سے اور انعام دیتا ہے اور کافروں کے لئے سخت عذاب ہے"۔

(سورۃ الشوریٰ، آیت نمبر 26)

ایک مقام پر فرمایا!

""اور تمہارے رب نے فرمایا ہے مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا بیشک جو میری عبادت سے اونچے کھینچتے (تکبر کرتے) ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہو کر"۔

(سورۃ مومن، آیت نمبر 60)

ان تمام مقامات پر اللہ تعالیٰ دُعا کی قبولیت کا ذکر فرماتا ہے کہ مجھ سے دُعا مانگو

میں دُعا قبول کرتا ہوں اور ان کی دُعا قبول کرتا ہوں جو ایمان لائے اور اچھے اعمال کیے (یعنی اللہ کے احکامات پر عمل کیا)۔

اللہ اپنے محبوب بندوں (انبیاء اور اولیاء) کی دعائیں جلدی قبول فرماتا ہے اس لئے ہمیں چاہیے کہ انبیاء اور اولیاء کے مزارات پر جا کر دعائیں مانگیں تاکہ دُعا جلدی قبول ہو جائے جیسا کہ اللہ فرماتا ہے!

"اور اگر جب وہ (لوگ) اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی مانگیں اور رسول ان کی شفاعت کر دیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں"۔

(سورۃ النساء، آیت نمبر 64)

اس لئے ہمیں چاہیے کہ اللہ کے محبوب بندوں کے قریب جا کر حاجات طلب کریں۔

نوٹ: اولیاء کے مزارات پر جانے کی رخصت صرف مردوں کے لئے

ہے، عورتوں کا مزارات پر جانا جائز نہیں بلکہ اللہ کی نافرمانی اور گناہ ہے، عورتیں صرف نبی ﷺ کے مزار پر جا سکتی ہیں۔

دعا کی اہمیت احادیث کی روشنی میں:

احادیث میں بھی کئی مقامات پر دُعا مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے اور اس کی اہمیت کا ذکر کیا گیا ہے۔

نبیؐ نے فرمایا!

"جو شخص اللہ سے دُعا نہیں مانگتا اللہ اس پر ناراض ہو جاتا ہے، اور اللہ اس شخص پر ناراض نہیں ہوتا جو دُعا مانگتا ہے"۔

(مستدرک الحاکم، حدیث نمبر 1807)

ایک مقام پر نبیؐ نے فرمایا!

"تمہارا پروردگار حیادار اور سخی ہے، وہ اس بات سے حیا کرتا ہے کہ بندہ دُعا

کے لئے اس کی طرف ہاتھ اٹھائے اور وہ انہیں خالی ہاتھ یا ناکام پھیر دے"۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر 3865)

ان احادیث سے ہمیں دُعا کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے کہ جو شخص اللہ سے دُعا نہ کرے تو اللہ اس شخص سے ناراض ہو جاتا ہے اور اللہ دُعا مانگنے والے کو خالی ہاتھ نہیں موڑتا۔

دُعا کی قبولیت احادیث کی روشنی میں:

احادیث سے بھی ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ انسان کی دُعا قبول ہوتی ہے، اور احادیث میں ہمیں تفصیل سے یہ بتایا گیا ہے کہ دُعا کیسے مانگنی چاہیے اور دُعا مانگ کر یا مانگتے ہوئے کون کون سے کام کرنے چاہیں اور کن سے بچنا چاہیے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا، اور نبیؐ، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے

جب میں بیٹھا تو میں نے سب سے پہلے اللہ کی ثنا بیان کی پھر نبیؐ پر درود بھیجا، پھر میں نے اپنے لئے دُعا کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: مانگو! دیا جائے گا، مانگو! دیا جائے گا"۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر 931)

اس حدیث سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ دُعا مانگے سے پہلے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی جائے پھر نبی ﷺ پر درود بھیجا جائے اور پھر دُعا مانگی جائے تو اللہ دُعا قبول فرماتا ہے۔

جیسا کہ ایک حدیث میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے!

"دُعا آسمان اور زمین کے درمیان رُکی رہتی ہے، اس میں ذرا سی بھی اوپر نہیں جاتی جب تک کہ تم نبی ﷺ پر درود سلام نہ بھیج لو"۔

(جامع ترمذی، حدیث نمبر 486)

مسلمانوں کو دُعا مانگتے ہوئے پورے یقین سے ساتھ دُعا مانگنی چاہیے۔

دُعا مانگتے ہوئے انسان کو پورا یقین ہونا چاہیے کہ اللہ ہماری دُعا قبول کرے گا۔

جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا!

"تم اللہ سے دُعا مانگو اور اس یقین کے ساتھ مانگو کہ تمہاری دُعا ضرور قبول ہو گی، اور جان لو اللہ بے پرواہی اور بے توجہی سے مانگی ہوئی غفلت اور لہو لعب میں مبتلا دِل کی دُعا قبول نہیں کرتا"۔

(جامع ترمذی، حدیث نمبر 3479)

ایک مقام پر فرمایا!

"قبولیت کا یقین رکھ کر اللہ سے دُعا مانگا کرو اور جان لو اللہ ایسے شخص کی دُعا قبول نہیں کرتا جو بے توجہی سے دُعا مانگتا ہے"۔

(مستدرک الحاکم، حدیث نمبر 1817)

پھر ایک اور مقام پر فرمایا!

"تم میں سے کوئی ایسے دُعا مت کرے کہ یااللہ اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، یااللہ اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما، جو مانگنا ہے عزیمت اور پختگی سے مانگو، اللہ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا"۔

(سنن ابو داؤد، حدیث نمبر 1483)

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے انسان کو دُعا پورے خشوع و خضوع سے مانگنی چاہیے اور اللہ پر کامل ایمان ہونا چاہیے کہ اللہ دُعا قبول کرئے گا، دُعا میں انسان کا دھیان اللہ کی طرف ہی ہونا چاہیے اگر انسان دُعا مانگتے ہوئے توجہ اللہ کی طرف نہیں رکھے گا تو اللہ اس کی دُعا قبول نہیں کرتا، اور انسان کو دُعا اس طرح نہیں مانگنی چاہیے کہ اے اللہ 'اگر تو چاہے' تو مجھے یہ عطا کر،

بلکہ انسان کو چاہیے کہ پورے یقین کے ساتھ دُعا مانگے کہ اللہ لازمی قبول کرے گا۔

جس کی دُعا رد نہیں ہوتی:

احادیث میں ہمیں ایسے امور کا ذکر بھی ملتا ہے کہ اگر وہ کیے جائیں تو دُعا رد نہیں ہوتی یا بہت کم رد ہوتی ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

"دو دُعائیں رد نہیں ہوتیں یا بہت کم رد ہوتی ہیں، پہلی آذان کے وقت کی دُعا، دوسری جنگ کے وقت کی دُعا، اور ایک جگہ ارشاد فرمایا، بارش میں مانگی گئی دُعا بھی قبول ہوتی ہے"۔

(مستدرک الحاکم، حدیث نمبر 2543)

ایک مقام پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

"تین لوگوں کی دُعائیں رد نہیں کی جاتیں، پہلا امام عادل، دوسرا روزہ دار جب وہ افطار کرے، اور تیسرا مظلوم جب کہ وہ بددعا کرتا ہے، اللہ اس کی بددعا کو بادل کے اوپر اٹھالیتا ہے، اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اور اللہ فرماتا ہے، قسم ہے میری عزت کی میں ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ کچھ دیر ہی سہی"۔

(جامع ترمذی، حدیث نمبر 2526)

نبی ﷺ نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو قاضی بنا کر یمن بھیجا، تو نبیؐ نے انہیں ہدایت فرمائی کہ "مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہنا کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا"۔

(صحیح بخاری، حدیث نمبر 2448)

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا!

"رات کی نماز دو دو رکعت ہے (یعنی تہجد دو دو رکعات کر کے پڑھی جاتی ہے)، اور رات کے آخری حصے میں دُعا زیادہ قبول ہوتی ہے، میں نے پوچھا کیا یہ قبولیت واجب ہو جاتی ہے؟ (یعنی کیا ہر حال میں قبول ہوتی ہے) تو نبیؐ نے فرمایا نہیں، بلکہ زیادہ قبولیت کا موقع مل جاتا ہے"۔

(مسند احمد، حدیث نمبر 18629)

ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو یوں دُعا مانگتے ہوئے سُنا!

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

تو رسول اللہؐ نے فرمایا اس نے اللہ سے اس کے اسمِ اعظم کے ساتھ دُعا مانگی ہے کہ جب بھی اس کے ساتھ دُعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے اور جب بھی اس کے ساتھ سوال کرو تو پورا کیا جاتا ہے۔

(مستدرک الحاکم، حدیث نمبر 1858)

ایک جگہ پر یہ الفاظ ہیں!

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ

(مستدرک الحاکم، حدیث نمبر 1856)

ایک مقام پر نبیؐ نے فرمایا: جس شخص کی رات کو آنکھ کھل گئی اور اس نے جاگ کر یوں کہا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ ، وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، سُبْحَانَ اللَّهِ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

اور پھر دُعا کرے گا تو اس کی دُعا قبول ہو جائے گی اور اگر وضو کر کے نماز پڑھتا ہے تو اس کی نماز قبول ہو جائے گی۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر 3878)

ان سب احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ تہجد میں مانگی گئی دُعا قبول ہونے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں اور دُعا میں اللہ کی شان و قدرت کا تذکرہ بھی کرنا چاہیے جس سے دُعا جلدی قبول ہوتی ہے۔

دُعا قبول کیوں نہیں ہوتی:

بعض اوقات انسان دُعا تو کرتا رہتا ہے لیکن انسان کی دُعا/خواہش پوری نہیں ہوتی۔

اس بارے میں بھی احادیث میں تفصیل کے ساتھ رہنمائی کی گئی ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا!

"تم میں سے کسی شخص کی دُعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلد بازی کرتے ہوئے یہ نہیں کہتا میں نے دُعا کی لیکن میرے حق میں قبول ہی نہیں ہوئی یا قبول ہی نہیں ہوتی"۔

(صحیح مسلم، حدیث نمبر 6936)

یعنی اگر انسان جلد بازی نہ کرئے اور مایوس ہو کر یہ کہنا نہ شروع کر دے کہ میری تو دُعائیں قبول ہی نہیں ہو تیں تب تک انسان کی دُعائیں قبول ہوتی رہتی ہیں۔

جیسا کہ ایک اور مقام پر نبی ﷺ نے فرمایا!

"بندہ جب تک کسی گناہ یا قطع رحمی کے بارے میں دُعا نہ کرئے اس کی دُعا قبول ہوتی ہے، بشر طیکہ وہ جلد بازی نہ کرئے، عرض کیا گیا: یا رسول اللہؐ، جلد بازی سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا، وہ کہتا ہے میں تو بہت دُعائیں کر چکا لیکن میری دُعا قبول ہی نہیں ہوتی اس صورت حال میں وہ مایوس ہو جاتا ہے اور دُعا کرنا چھوڑ دیتا ہے"۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر 2227)

اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی گناہ کے کرنے کے لئے کوئی دُعا کی تو وہ قبول نہیں ہوتی یا قطع رحمی یعنی کسی سے رشتہ توڑنا، بدسلوکی کرنے یا حقوق العباد پامال کرنے کے بارے میں کوئی دُعا کی تو وہ بھی قبول نہیں ہوتی، اس لئے ایسی دُعاؤں سے گریز کرنا چاہیے۔

اللہ جن کی دُعا قبول نہیں کرتا:

ذیل میں ہم ان چند لوگوں کی تفصیل بیان کریں گے جن کی دُعا اللہ قبول نہیں کرتا۔

1۔ گناہ اور قطع رحمی کی دُعا مانگنے والے کی دُعا قبول نہیں ہوتی۔ (دلائل گزر چکے)

2۔ دُعا کر کے جلد بازی کرنے والی کی دُعا بھی قبول نہیں ہوتی۔ (دلائل گزر چکے)

3۔ غفلت ولاپرواہی سے مانگی گئی دُعااور لہو لعب (گناہوں) میں مبتلا دل کی دُعا قبول نہیں ہوتی۔

جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا!

"تم اللہ سے دُعا مانگو اور اس یقین کے ساتھ مانگو کہ تمہاری دُعا ضرور قبول ہو گی، اور جان لو اللہ بے پرواہی اور بے توجہی سے مانگی ہوئی غفلت اور لہو لعب میں مبتلا دِل کی دُعا قبول نہیں کرتا"۔

(جامع ترمذی، حدیث نمبر 3479)

4۔ حرام کھانے والے / کمانے والے کی دُعا قبول نہیں ہوتی۔

نبی ﷺ نے فرمایا!

"لوگو: اللہ پاک ہے اور حلال و پاک چیزوں کو ہی پسند کرتا ہے اور اللہ نے مومنین کو اِنہیں چیزوں کا حکم دیا ہے جن کا حکم اس نے اپنے رسولوں کو دیا

ہے، پھر آپؐ نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے، پریشان حال اور غبار آلود ہے، آسمان کی طرف ہاتھ پھیلا کر دُعائیں مانگتا ہے: میرے رب میرے رب، اور حال یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام کا ہے، اس کا پینا حرام کا ہے، اس کا پہننا حرام کا ہے اور اس کی پرورش ہی حرام سے ہوئی ہے پھر اس کی دُعا کیوں کر قبول ہو گی؟

(جامع ترمذی، حدیث نمبر 2989)

یعنی جس انسان کا ذریعہ معاش ہی حرام ہے اس کی کوئی بھی دُعا قبول نہیں ہوتی۔

5۔ زانیہ کی دُعا قبول نہیں ہوتی۔

نبی ﷺ نے فرمایا!

"نصف رات کو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں، ایک پُکارنے والا پُکارتا ہے، کیا کوئی سوال کرنے والا ہے کہ اسے عطا کیا جائے؟ کیا کوئی

پریشان حال ہے کہ اس کی پریشانی دور کی جائے؟ مسلمان (اُس وقت) جو بھی دُعا کرتا ہے اللہ اسے قبول کرتا ہے سوائے زانیہ کے جو اپنی شرمگاہ کی کمائی کھاتی ہے۔

(جامع ترمذی، حدیث نمبر 2848)

اس سے مراد بازاری عورت ہے۔

یہ تھے وہ لوگ جن کی دُعا اللہ کبھی قبول نہیں کرتا، جب تک کہ وہ یہ تمام گناہ چھوڑ کر سچے دل سے توبہ نہ کر لیں۔

اس لئے ہمیں چاہیے کہ اللہ کی نافرمانی والے کاموں سے بچیں اور اس کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے سچے دل و خلوص سے اپنی مشکلات آزمائشوں پر صبر کرتے ہوئے اللہ سے آسانی کی دُعا کریں اور اس کے فیصلوں میں راضی رہیں، اور اس سے اجر کی امید رکھیں اور کبھی مایوس نہ ہوں۔

کیونکہ قرآن فرماتا ہے!

"اللہ کی رحمت سے مایوس تو صرف کافر ہوتے ہیں"۔

(سورۃ یوسف، آیت نمبر 87)

دُعا ہے کہ اللہ ہم سب کو صحیح معنوں میں اپنی دین سیکھنے سمجھے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

دعا گو:

مناظر اہلسنت والجماعت محمد ذوالقرنین الحنفی الماتریدی البریلوی